نُكِحَتْ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ اَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ اُعْطِيَهُ وَاَحَقُّ مَا اُكْرِمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ اِبْنَتُهٗ اَوْ اُخْتُهٗ (رواہ احمد والاربعۃ الا الترمذی بحوالہ المرام صہ ۲۰)

ترجمہ :۔ جونسی عورت مہر پر یا عطیہ یا وعدہ پر نکاح کرے عقد نکاح سے پہلے جو کچھ ہے اُس کا ہے اور عقد نکاح کے بعد جو کچھ ہے وہ اس کا ہے جس کو دیا جائے اور بہت حقدار شے جس پر انسان کی عزت ہو اس کی بیٹی ہے یا بہن ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احمد دین نے جو کچھ دیا ہے یا وعدہ کیا ہے وہ چونکہ عقد نکاح سے پہلے ہے اس لئے وہ عورت کا ہے اس میں نہ احمد دین کا حق ہے نہ زید کا۔ فقط عبداللہ امرتسری روپڑ

نکاح کا بیان

خطبہ منگنی

منگنی وعدہ ہے یا نکاح

سوال :۔ عرصہ بارہ سال کا ہوا کہ زید نے بکر کو کہا کہ آپ اپنی لڑکی کا رشتہ میرے لڑکے سے کریں۔ بکر نے جواباً کہا کہ جاؤ میں نے اپنی لڑکی تم کو دیدی۔ چنانچہ رواج کے مطابق زید کا منہ میٹھا کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد زید نے بکر کی لڑکی کو زیورات و پارچات پہنا دیئے۔ جس کو منگنی کہتے ہیں اب زید نے بکر کو کہا کہ نکاح کی تاریخ مقرر کر دیں جواباً بکر نے کہا کہ میں اپنی لڑکی کا رشتہ تمہیں نہیں دیتا کسی اور جگہ کروں گا۔ اپنے کپڑے اور زیور واپس لے لو چنانچہ اس پر زید نے مولوی صاحب سے فتویٰ لیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ چونکہ لڑکے والا لڑکی والے کے پاس بطریق سائل گیا۔ اور اس نے کہا کہ جاؤ میں نے تم کو لڑکی دیدی۔ پس نکاح ہو گیا اب وہ دوسری جگہ لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتا لیکن مہر کا سوال باقی ہے سو اس کا فیصلہ یہ ہے کہ مہر مثل ہوگا۔ اس فتویٰ پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ ایک فریق تو یہ کہتا ہے کہ ابھی نکاح نہیں ہوا صرف منگنی ہوئی ہے ایسی صورت میں لڑکی والے کو اختیار ہے چاہے کچھ کرے۔ دوسرا فریق یہ کہتا ہے کہ جب لڑکی والے نے اقرار کر لیا تھا۔ اور یہ کہہ دیا تھا کہ میں نے اپنی لڑکی تم کو دیدی تو لڑکی والا دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتا شریعت کی رو سے بتائیں کہ صورت مذکورہ بالا میں نکاح ہو گیا یا نہیں؟ اگر ہو گیا تو دوبارہ لڑکی

اور لڑکے کو ایجاب و قبول کرانے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو لڑکی والے کو دوسری جگہ وعدہ کے خلاف نکاح کر دینے کا اختیار ہے یا نہیں؟ محمد اکرم خاں ناظر اسسٹنٹ سیکرٹری انجمن اہلحدیث پٹیالہ سرک توپخانہ پٹیالہ

جواب :- اس سوال میں تنقیح طلب امر یہ ہے کہ آج کل کی مروجہ منگنی شرعاً نکاح ہے یا وعدہ۔ اگر نکاح ہو تو دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں بلکہ جس کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اس کی بیوی ہو چکی اب دوسری جگہ اس کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اگر وعدہ ہو تو اگرچہ وعدہ پورا کرنا ضروری ہے اور وعدہ خلافی نفاق کی علامت ہے لیکن اگر کوئی وعدہ خلافی کر کے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دے تو نکاح ہو جائے گا کیونکہ جس کے ساتھ منگنی ہوئی ہے وہ ابھی تک اس لڑکی کا خاوند نہیں بنا۔ قرآن مجید میں ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ۔ یعنی اے نبی ہم نے تیری بیویاں تیرے لئے حلال کر دیں۔ جن کو تو نے مہر دیئے اور غنیمت سے جس لونڈی کا تو مالک ہو جائے وہ بھی تیرے لئے حلال ہے اور تیری چچا زاد اور پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی یہ سب تیرے لئے حلال ہیں اور جو مومنہ اپنے نفس کو نبی کے لئے ہبہ کر دے وہ بھی نبی کے لئے حلال ہے اگر نبی کا ارادہ اس سے نکاح کا ہو۔ اے نبی یہ خاص تیرے لئے ہے اس آیت میں ہبہ کا الگ ذکر ہے اور نکاح کا الگ۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف اتنا کہہ دینا کہ میں نے اپنی لڑکی دے دی یا میں راضی ہوں۔ اس سے نکاح نہیں ہوتا جب تک کہ نکاح کا ارادہ نہ ہو۔

الرحمۃ المہداۃ فصل رابع مشکوٰۃ میں ہے عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہا کیا تو راضی ہے کہ میں فلاں عورت سے تیرا نکاح کر دوں کہا ہاں راضی ہوں اور عورت کو کہا گیا کہ تو راضی ہے کہ میں فلاں مرد سے تیرا نکاح کر دوں عورت نے کہا ہاں میں راضی ہوں پھر ایک کا دوسرے سے نکاح کر دیا۔ اور یہ شخص حدیبیہ میں حاضر ہوا تھا اس کا حصہ خیبر میں تھا۔ فوت ہوتے وقت اس نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فلاں عورت سے کر دیا تھا میں نے نہ اس کا مہر مقرر کیا نہ اس کو کچھ دیا۔ تم گواہ رہو میں نے اپنا خیبر کا حصہ اس کو مہر میں دیدیا۔ پس عورت نے وہ حصہ لے کر ایک ہزار میں فروخت کر دیا۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے۔

مسند احمد میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلیبیبؓ کے لئے انصار کی ایک عورت کا اس کے باپ سے رشتہ مانگا باپ نے کہا میں لڑکی کی ماں سے مشورہ کر لوں آپ نے فرمایا بہت اچھا۔

لڑکی کی ماں کے پاس جاکر ذکر کیا۔ تو اس نے کہا خدا کی قسم یہ نہ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے جلیبیبؓ کے سوا اور کوئی نہ ملا۔ ہم نے فلاں فلاں کو جواب دے دیا۔ (جلیبیبؓ کیا ہے؟) انسؓ کہتے ہیں لڑکی یہ سارا قصہ اپنے پردے میں سن رہی تھی۔ جب لڑکی کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معاملہ کی خبر دینے کے لئے جانے لگا، تو لڑکی نے کہا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات رد کرنا چاہتے ہو۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلیبیبؓ کو تمہارے لئے پسند کیا ہے تو نکاح کر دو۔ گویا اس بارے میں لڑکی ماں باپ سے بڑھ گئی۔ ماں باپ نے کہا تو سچی ہے۔ لڑکی کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کہا کہ اگر آپ جلیبیبؓ کو پسند فرماتے ہیں تو ہم بھی راضی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس کو پسند کیا۔ انسؓ کہتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلیبیب سے اس لڑکی کا نکاح کر دیا۔

نیز مسند احمد میں ہے کہ ابو برزہ اسلمی کہتے ہیں، جلیبیب نام ایک شخص عورتوں پر داخل ہوتا۔ ان سے ملتا اور خوش طبعی کرتا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ جلیبیب کو گھر نہ آنے دینا، ورنہ میں بُری طرح پیش آؤں گا۔ اور انصار کی عادت تھی کہ جب کسی کے ہاں قابل شادی لڑکی ہوتی تو نکاح نہ کرتے جب تک یہ نہ معلوم ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی حاجت ہے یا نہیں۔ ایک شخص انصاری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اپنی لڑکی کا نکاح کر دے۔ کہا یا رسول اللہ مجھے خوشی سے منظور ہے یہ میرے لئے عزت کا باعث اور آنکھوں کا آرام ہے۔ فرمایا میں اپنے لئے نہیں چاہتا۔ اس شخص نے کہا اور کس کیلئے؟ فرمایا۔ جلیبیب کے لئے۔ کہا میں لڑکی کی ماں سے مشورہ کر لوں۔ لڑکی کی ماں کے پاس آکر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری لڑکی کا رشتہ مانگتے ہیں۔ لڑکی کی ماں نے کہا منظور ہے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ باپ نے کہا اپنے لئے نہیں چاہتے بلکہ جلیبیبؓ کے لئے چاہتے ہیں۔ کہا جلیبیب کے لئے؟ خدا کی پناہ کیا وہ رشتہ جلیبیب کے لئے ہے؟ خدا کی قسم ہم جلیبیب کو کبھی نکاح نہیں دے سکتے۔ لڑکی کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے لگا تاکہ آپ کو لڑکی کی والدہ کی ناراضگی کی خبر دے۔ لڑکی نے کہا میرا رشتہ تم سے کس شخص نے مانگا ہے؟ لڑکی کی ماں نے بتایا تو کہا کیا تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو رد کرنا چاہتے ہو؟ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دو۔ وہ مجھے ضائع نہیں کریں گے۔ لڑکی کے والد نے جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا میں نے لڑکی آپ کے حوالے کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نکاح جلیبیب سے کر دیا۔ پھر کسی جنگ کا موقع ہوگیا جب خدا نے آپ کو فتح دی تو صحابہؓ کو کہا گیا کیا تم اپنا کوئی آدمی گم پاتے ہو؟ صحابہؓ نے کہا نہیں۔ فرمایا میں جلیبیب کو گم پاتا ہوں (کفار) کے مُردوں میں تلاش کرو۔ تلاش کیا تو دیکھا، سات آدمیوں کے کنارہ میں مرا پڑا ہے۔ آپ نے

ان کو قتل کیا۔ اور انہوں نے اُس کو۔ صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی تو آپ خود اس کی نعش کے پاس آئے اور اس کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا۔ (تعجباً) اس نے سات کو مار کر مرا ہے یہ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں۔ تین مرتبہ یا چار مرتبہ فرمایا۔ پھر اپنی کلائی مبارک پر اُس کو اٹھایا۔ اُس کی چارپائی کی طرف اُس کی کلائی تھی اور خود ہی آپ نے اس کی قبر تیار کی پھر قبر میں اتارا۔ راوی نے جانے کا ذکر نہیں کیا۔ انصار میں یہ عورت جس نے جلیبیبؓ سے نکاح کیا، سب سے زیادہ شہرت والی تھی۔ اور اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اس کو حدیث سناتے کہا تمہیں معلوم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے وقت جلیبیبؓ اور اس کی بیوی کے لئے دعا کی فرمایا اللہ ان پر اپنی رحمت بہا اور ان کی گزران ایسی ایسی فراخ کر دے؟

ان حدیثوں سے پہلی حدیث میں فریقین نے بصیغۂ ماضی رضامندی نکاح کا اظہار کیا ہے جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ میں نے خود کو آپ کے حوالہ کر دیا۔ اس کے بعد نکاح پڑھا گیا اور دوسری حدیث میں بھی لڑکی کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (جو جلیبیبؓ کی طرف سے مختار تھے) صاف کر دیا کہ اگر آپ جلیبیبؓ کو ہماری لڑکی کے لئے پسند کرتے ہیں تو ہم بھی پسند کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بصیغۂ ماضی فرمایا۔ میں نے پسند کیا۔ لیکن اس کو نکاح نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ نکاح بعد ہوا اور تیسری حدیث میں تو لڑکی کے باپ نے وہی لفظ استعمال کیا ہے۔ جو سوال میں مذکور ہے۔ یعنی میں نے اپنی لڑکی آپ کے حوالے کر دی۔ مگر اس کو نکاح نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ نکاح اس کے بعد پڑھا گیا۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ فریقین کی رضامندی نکاح نہیں۔ بلکہ وعدہ ہے نکاح الگ شے ہے۔

تیسری حدیث میں ایک اور عجیب بات ہے وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کے والد کو فرمایا کہ مجھے اپنی لڑکی نکاح کر دے اس نے کہا مجھے خوشی سے منظور ہے۔ گویا نکاح کے لفظوں سے منگنی ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوا کہ منگنی میں نکاح کا لفظ بول دے تو بھی منگنی ہوگی نکاح نہیں ہوگا۔ تو پھر سوال کی صورت میں منگنی کو نکاح کس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ سوال کی صورت میں تو نکاح کا لفظ نہیں۔

پس ثابت ہوا کہ جب منگنی کی نیت ہوگی تو منگنی ہی رہے گی خواہ الفاظ کچھ بولے۔

عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۲۷؍ مارچ ۱۹۲۵ء

لڑکی والوں کا برات کو کھانا کھلانا ولیمہ میں داخل ہے؟

سوال ۔ بارات کو جو کھانا لڑکی والوں کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ وہ ولیمہ میں داخل ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ مواہب لدنیہ میں ہے کہ جب نجاشی نے مہر کے دینار حضرت خالد بن سعید کے سپرد کئے اور حضرت خالد رضہ نے قبضہ کر لیا۔ تو سب نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو نجاشی نے کہا اِجْلِسُوا فَاِنَّ سُنَّۃَ الْاَنْبِیَاءِ اِذَا تَزَوَّجُوا اَنْ یُّؤْکَلَ طَعَامٌ عَلَی التَّزْوِیْجِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَکَلُوْا ثُمَّ تَفَرَّقُوْا۔ بیٹھو پس انبیاء کی سنت ہے کہ جب نکاح کرلے۔ نکاح پر کھانا کھایا جاتا۔ پھر کھانا لایا پس انہوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے نیز ابن حجر عسقلانی اصابہ میں لکھتے ہیں کہ ابن سعد نے اسمٰعیل بن عمرو بن سعید الاموی کے واسطے سے ام المومنین ام حبیبہ رضہ کے عقد کا قصہ نقل کیا ہے اس میں ہے کہ نجاشی رح نے صحابہ رضہ کے لئے کھانا تیار کیا اور صحابہ رضہ نے کھایا۔

جواب ۔ اصابہ میں ابن سعد کے حوالہ سے جو روایت ذکر کی ہے اس میں اسماعیل بن عمرو اموی ہے جو طبقہ رابعہ کا ہے۔ اور ام حبیبہ رضہ صحیح قول پر ۴۴ھ میں فوت ہوئی ہیں۔ پس یہ روایت منقطع ہوئی جو ضعیف کی قسم ہے اور مواہب لدنیہ کی روایت کی کوئی سند ہی معلوم نہیں پس اس کی بناء پر برات کا کھانا لڑکی والوں کی طرف سے سنت ثابت نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ اسی روایت میں جو اصابہ میں ابن سعد کے حوالہ سے ذکر کی ہے۔ یہ مذکور ہے کہ مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چار سو دینار نجاشی نے ادا کیا۔ اور مشکوٰۃ باب الصداق میں بھی ہے۔ کہ مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی نے ادا کیا۔ جب مہر نجاشی نے ادا کیا تو نجاشی لڑکے والا ہوا یا لڑکی والا؟ پس یہ کھانا لڑکے کی طرف سے ولیمہ ہوا۔ اور یہ ولیمہ بہت علماء کے نزدیک عقد کے وقت درست ہے۔ اور کئی کہتے ہیں اس کا وقت فراخ ہے خواہ عقد کے وقت کرے یا عقد کے بعد کرے یا دخول کے بعد کرے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضہ پر دخول کے بعد کیا تھا۔ اور اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ام حبیبہ رضہ پر ولیمہ کرنا ثابت نہیں۔ گویا نجاشی کا کھانا کھلانا کافی سمجھ لیا۔ جیسے مہر کا ادا کرنا کافی سمجھ لیا۔ نیل الاوطار جلد ۶ ص ۱۲۳ میں ہے کہ حافظ ابن حجر رح فتح الباری میں فرماتے ہیں۔ ولیمہ کے وقت میں اختلاف ہے کیا وہ عقد کے وقت ہے یا عقد کے بعد ہے یا دخول کے وقت ہے یا ابتداء عقد سے دخول تک اس میں فراخی ہے نووی رح نے کہا ہے کہ علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے قاضی عیاض رح نے حکایت کی ہے کہ زیادہ صحیح مالکیہ کے نزدیک یہ ہے کہ بعد دخول مستحب ہے۔ اور ایک جماعت سے عقد کے نزدیک روایت ہے اور ابن جندب سے روایت ہے کہ عقد کے وقت ہے اور دخول کے بعد بھی ہے یعنی دونوں ہی میں فراخی ہے۔ سبکی رح نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دخول کے بعد منقول ہے۔ اور بخاری وغیرہ میں انس رضہ کی حدیث میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے زینب رضہ کے ساتھ شادی میں صبح کی پس

قوم کو دعوت دی اس عبارت میں علامہ شوکانیؒ نے ولیمہ کے وقت میں اختلاف بتایا ہے اور ایک قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ اس وقت فراخ ہے خواہ عقد کے وقت کرے یا دخول کے وقت کرے اور اس کی سند یہی معلوم ہوتی ہے کہ ام حبیبہ رضہ کے عقد کے وقت ہوا اور اس روایت میں جو اصابہ میں ابن سعد کے حوالے سے ذکر کی ہے یہ بھی ہے کہ ام حبیبہ رضہ نے وکیل یعنی ولی خالد بن سعید بن عاص کو بنایا۔ اور نجاشی نے مہر انہی کے سپرد کیا اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ نجاشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ولی تھے اور نجاشی کا کھانا کھلانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تھا۔ اور اگر بالفرض ام حبیبہ رضہ کی طرف سے بھی نجاشی رضہ ولی ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ ایک شخص دونوں طرف سے بھی ولی ہو سکتا ہے تو جیسے مہر نجاشی رضہ نے دیا ولیمہ بھی کر دیا پس جب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ولیمہ ہونے کا احتمال ہے تو اس کو لڑکی والوں کی طرف سے کھانے کی دلیل بنانا درست نہیں۔ اور اسد الغابہ سے جو حبشہ میں عثمان بن عفان رضہ کے عقد اور ولیمہ کرنے کی روایت ذکر کی گئی ہے اس میں بھی کوئی تصریح نہیں کہ وہ ام حبیبہ رضہ کی طرف سے تھا پس اس کو بھی لڑکی والوں کی طرف سے کھانے کی دلیل بنانا درست نہیں۔ اس کے علاوہ یہ روایت بالکل غلط ہے کیونکہ ام حبیبہ رضہ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استیعاب جلد ۴ میں لکھا ہے کہ سنہ ۶ھ میں ہوا اور اصابہ جلد ۴ میں لکھا ہے کہ سنہ ۶ھ میں ہوا یا سنہ ۷ھ میں ہوا۔ اور زاد المعاد جلد اول میں لکھا ہے کہ سنہ ۷ھ میں ہوا۔ بلکہ اصابہ میں کہا ہے کہ سنہ ۷ھ میں زیادہ مشہور ہے اور عثمان بن عفانؓ اس وقت مدینہ میں تھے ہاں مدینہ میں دوبارہ نکاح ہوا ہو اور وہیں عثمان بن عفان نے ولیمہ کیا ہو۔ چنانچہ اصابہؒ میں لکھا ہے تو اس صورت میں عثمان بن عفان کی طرف نسبت صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر اس کو بھی لڑکی والوں کی طرف سے دلیل نہیں بنا سکتے کیونکہ اس میں بھی وہی احتمال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ کرنا ثابت نہیں پھر دوبارہ نکاح ہونا بہت بعید بات ہے۔ کیونکہ حلال شدہ شے کو پھر حلال کرنا کچھ معنی نہیں رکھتا۔ بہر صورت ان روایات کو لڑکی والوں کی طرف سے کھانے کی دلیل بنانا بڑی ذلیل غلطی ہے اور مدارج النبوۃ کو ہم نے دیکھا اس میں بھی ہم کو کوئی روایت لڑکی والوں کی طرف سے کھانے کی نہیں ملی۔ اور مولوی عبد الحی صاحب نے بھی اپنے فتاویٰ میں کوئی روایت اس مضمون کی ذکر نہیں کی رہا مولوی عبد الحی صاحب کا یہ لکھنا کہ بارات کے لوگوں کو کھانا کھلانا دلہن والوں کی طرف سے درست ہے، سو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ کوئی مسنون کھانا ہے۔ بلکہ جب کوئی دور سے کسی کے گھر آتا ہے تو اکثر گھر والے اس کو کھانا دیتے ہیں سو اسی قسم کا برات کا

کھانا ہے نہ یہ کہ دولہا دلہن ایک ہی گاؤں یا شہر کے ہوں اور یہاں سے اٹھ کر وہاں نکاح کے لئے گئے ہوں تو ان کے لئے کھانے کا اہتمام کیا جائے پھر بہت سے لوگوں کو دعوت دی جائے اور کھانے میں شامل کیا جائے یا برات زیادہ بلا کر کھانا کھلایا جائے۔ یہ سب فضول خرچی ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ ہاں لڑکے والوں کی طرف سے حسب حیثیت جو کچھ ہو سنت ہے اس میں بے شک برادری کو بھی شامل کیا جائے غرباء و مساکین بھی بلائے جائیں۔ لڑکی والے ناحق اپنا مال ضائع نہ کریں بلکہ ضرور دینا ہو تو وہ دولہا دلہن کو کوئی تحفے بنا دیں۔ اگر زیادہ مال ہو تو غرباء کی خدمت کریں بغیر حکم شرع کے ایک شے کو اتنی اہمیت دینی مسلمان کی شان نہیں۔

عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ

عورت کو نکاح سے پہلے دیکھنا

سوال : اگر زید زینب سے نکاح کرنا چاہے تو زینب کو قبل نکاح دیکھنا چاہے تو شریعت محمدیہ کی رو سے اس کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : جس سے نکاح کرنا ہو اس کو دیکھنا جائز ہے بلکہ مستحسن ہے تاکہ آئندہ کوئی نقص نہ نکالے مسلم شریف جلد اول ص ۴۵۶ میں ہے کہ ایک شخص نے کہا حضورؐ! میں نے انصار کی عورت سے نکاح کیا حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے پہلے دیکھ لیا؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا۔ اُنْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّ فِی اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا۔ آپ نے فرمایا جاؤ اس کی طرف دیکھو کیونکہ انصار کی عورتوں کی آنکھ میں کچھ نقص ہوتا ہے یا مطلق انصار کی آنکھ میں نقص ہوتا ہے یہی مذہب ہے امام شافعیؒ، امام احمدؒ۔ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور تمام کوفیوں کا اور جمہور علماء کا ہے۔

دولہا کے ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا

سوال : شادی کے وقت جو دولہا اور دلہن کے ہاتھوں کو اور پاؤں پر مہندی لگائی جاتی ہے یہ جائز ہے؟

جواب : مردوں کے لئے ہاتھ پیر میں مہندی لگانا حرام ہے حدیث میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذَا قَالُوْا یَتَشَبَّہُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِہٖ فَنُفِیَ

إِلَى النَّقِيعِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ۔ (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ باب الترجل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مخنث لایا گیا اس نے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ عورتوں سے مشابہت کرتا ہے۔ فرمایا اس کو نقیع جگہ کی طرف نکال دو یعنی شہر سے باہر کر دو۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ اس کو قتل نہ کر دیں؟ فرمایا میں نمازیوں کے قتل سے منع کیا گیا ہوں۔ چونکہ عورتوں کو مہندی لگانے کا حکم ہے اس لئے مردوں کو منع ہے۔

حدیث میں ہے۔ عن عائشة قالت اومت امرأة من وراء ستر بيدها فقبض النبي صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ (رواہ ابوداؤد والنسائی، مشکوٰۃ باب الترجل) ایک عورت پردہ کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط پکڑانے لگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا۔ اس نے کہا عورت کا ہاتھ ہے فرمایا اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخن مہندی سے رنگ لیتی۔ جو مرد عورتوں سے مشابہت کرے۔ اس پر لعنت آئی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ باب الترجل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کریں۔ ——— ایک اور روایت میں ہے أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ باب الترجل) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے مردوں کو جو عورتوں سے مشابہت کریں ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ ایسے لوگوں کا نکاح پورے طور پر شرعی نہیں بلکہ مشتبہ سا ہے کیونکہ اس میں ایسی شے داخل ہو گئی جو شریعت کے خلاف ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

نکاح میں خطبہ کا سنت ہونا

سوال: نکاح میں خطبہ پڑھنا بدعت ہے یا سنت؟

جواب: نکاح میں خطبہ سنت ہے۔ مشکوٰۃ میں حدیث موجود ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

برات کی ضیافت

سوال ۔ جب لڑکی کی شادی کی جاتی ہے اس وقت برات آتی ہے کیا اس برات کی ضیافت کا ذمہ دار لڑکی والا ہے؟ اور برات منگانی کیسی ہے؟

جواب ۔ نجاشی نے ام حبیبہ رض کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے۔ حبشہ سے رخصت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیں۔ (مشکوٰۃ باب الصداق) اس سے معلوم ہوا برات ضروری نہیں لیکن کسی روایت میں منع بھی نہیں اس لئے اگر لڑکے کے ساتھ ضروری آدمی لڑکی کو لینے کے لئے چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں مگر اب جو رواج ہو گیا ہے بہت سے آدمی ناموری کے لئے جاتے ہیں۔ اور فضول خرچ کرتے ہیں یہ جائز نہیں اور چونکہ دلہن کے لینے کے لئے جو ضروری آدمی جاتے ہیں وہ مہمان ہوتے ہیں ان کا کھانا بحیثیت مہمان ہونے اس کے ذمہ ہے جس کے مہمان ہیں یعنی لڑکی والوں کے مہمان ہیں انہی کے ذمہ ان کا کھانا ہے اس کھانے کو شادی یا نکاح کا کھانا نہ کہنا چاہیئے۔ بلکہ عام مہمان نوازی ہوتی ہے یہ بھی ایک مہمان نوازی ہے ہاں دلہن کو گھر میں لا کر جو کھانا کھلایا جاتا ہے یہ بے شک شادی یا نکاح کا کھانا ہے جسے ولیمہ کہتے ہیں یہ بے شک اس موقع پر سنت ہے حسب طاقت کھلانا چاہیے۔ عبداللہ امرتسری روپڑی

ولی کا بیان

ولی کی ولایت ختم ہونے کی صورت

سوال ۔ ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کا کسی شخص کو رشتہ دینا کیا تھا۔ اس کے بعد وہ شخص فوت ہو گیا اب مرحوم کا وارث ایک بھتیجا ہے وہ اس جگہ نکاح کرنے میں ناراض ہے وجہ ناراضگی کی یہ ہے کہ لڑکی کے نکاح کرنے سے چچا کی زمین لڑکی ہی کو ملتی ہے وہ اس وجہ سے نکاح دینے سے ناراض ہے مگر لڑکی نابالغہ اور اس کی والدہ خوش ہیں۔ لڑکی کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی ہے جس جگہ لڑکی کا والد رشتہ کر گیا ہے اس جگہ لڑکی کی بڑی ہمشیرہ بھی شادی شدہ ہے الغرض لڑکی اپنے والد کے رشتہ کر دینے کے سبب خوش ہے اور لڑکی کی والدہ بھی اپنے خاوند کے رشتہ کر دینے کے سبب اس جگہ نکاح کرنے پر خوش ہے لیکن مرحوم کا بھتیجا جو اس